USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیۃ

— پندرہ روزہ —

15 جون
تا
30 جون
2022ء

★ عید الفطر
★ فہم القرآن
★ فہم الحدیث
★ سیرتِ نبویؐ
★ تعلیم وتربیت
★ شخصیت
★ انٹرویوز
★ تعمیر شخصیت
★ کیریر کونسلنگ
★ طب و صحت
★ اقبالیات
★ گوشہ عثمانئین
★ اقدار
★ رہنمائے والدین
★ سائنس وٹیکنا لو جی
★ تعارفِ کتاب
★ تاریخ

تعمیر شخصیت

نماز: تربیت کا موثر ذریعہ

بچوں کی ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لیے اساتذہ اور والدین مختلف ذرائع اور تدابیر اختیار کرتے ہیں ---- یہ حقیقت ہے کہ تربیت کے متعدد ذرائع اور تدابیر ہیں جو ہمارے علماء اسکالرز اور معاشرے میں موجود مختلف طبقات اور شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ بتاتے ہیں اور یقینا وہ کسی حد تک نتیجہ خیز بھی ہوتی ہیں ۔

میرے خیال میں نماز بچوں کی تربیت کا بہترین ذریعہ ثابت ہوسکتا ہے--- وہ کس طرح؟ دیکھیے-- ہم خود بھی دن بھر میں پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں اور ہمارے گھر میں موجود 10 سال کی عمر سے زائد ہر بچے کو ہم نماز کی ادائیگی کا پابند بناتے ہیں اس لیے کہ یہ رسول مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے تاکید ہے

بچے یقینا نماز کی ادائیگی کے دوران ارکان نماز میں تسبیحات اور دعائیں پڑھتے ہیں یعنی تکبیر تحریمہ کے بعد دوران قیام سورہ فاتحہ اور کوئی مختصر سورہ یا چند آیات کی تلاوت کرتے ہیں -- اسی طرح رکوع و سجود اور بعد میں بھی تسبیحات درود پاک اور مسنون دعائیں کی جاتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ بچوں کو ان تسبیحات درود، اور مسنون دعاؤں کے معنی یاد کروائے جائیں تاکہ ارکان نماز کی ادائیگی کے دوران وہ جانتے ہوں اور سمجھتے ہوں کہ زبان سے جو الفاظ ادا کر رہے ہیں وہ درحقیقت کیا ہیں؟

اس کے ساتھ ساتھ ہمارا اپنے رب سے مختلف صورتحال کے حوالے سے خصوصی رابطہ بھی رہتا ہے تو اس رابطے کو بھی نماز سے منسلک کر لیں مثلاً جب ہم کسی جسمانی تکلیف یا بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں یا ہمارے اقربا میں سے کوئی اس تکلیف سے گزرتا ہے یا بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو ہم اپنے اسی رب کو تکلیف سے نجات کے لئے یا شفایابی کے لیے پکارتے ہیں--- پس اس کیفیت کو نماز سے منسلک کر لیجیے اور گھر میں موجود بچوں کو بھی تکلیف یا بیماری سے نجات کے لئے پروردگار سے رجوع کرنے کا کہیے--- ساتھ ہی یہ بھی بتائیے کہ دن بھر کی نمازوں میں جب بھی سجدے میں جاکر * سبحان ربی الاعلیٰ * کہہ رہے ہوں اور ربّ کائنات کی بڑائی بیان کر رہے ہوں تو ذہن میں اس تکلیف پریشانی یا بیماری کو یاد کرکے اس تکلیف یا پریشانی کو رفع کرنے کی خلوصِ نیت کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں درخواست کریں --- پھر جب رکوع میں جائیں اور * سبحان ربی العظیم * کی تسبیح پڑھیں اور پروردگار کی عظمت اور بزرگی بیان کر رہے ہوں تو اسی طرح بارگاہ الٰہی میں رو رو کر دعائیں کریں۔ یہی کیفیت ہماری قیام کے دوران اور تشہد کے دوران بھی ہو

قیام کے دوران کوئی سورہ یا چند آیات کی تلاوت کرتے ہوئے اس سورت یا آیت کے معنی بھی ذہن میں ہوں تو بھی یہی کیفیت طاری کریں مثلاً سورہ اللھب تلاوت کررہے ہوں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گزری تکالیف کو سوچیے اور پروردگار سے درخواست کیجیے کہ جس طرح اپنے پیارے حبیب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی تکالیف کو دور فرمایا اسی طرح میری یا میرے گھر والوں کی تکلیف پریشانی کو دور فرما دے یا تشہد کے دوران اللہ کے حضور التحیات، صلوات اور

پاکیزگیاں پیش کر رہے ہو تو پھر اپنی درخواست پیش کیجیے اور مسنون دعاؤں کو پڑھتے وقت بھی اسی طرح تکلیف اور پریشانی سے نجات کی دعا بھی کر لیجیے۔۔۔

یہ تو ایک تصور ہے۔۔ ایک انداز ہے۔۔ ایک پہلو ہے جو ہم نماز کے دوران خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی نماز پڑھنے سے قبل تاکیداً کہہ سکتے ہیں ۔۔۔ اسی طرح کی درجنوں صورتیں ہماری روزمرہ کی زندگی میں پیش آتی ہیں ان تصورات یا پہلوؤں کو نماز کے ساتھ منسلک کر کے اپنی نماز کو زندہ نماز بنا سکتے ہیں۔۔۔

درج ذیل چند تصورات یا صورتوں کو اس ضمن میں دیکھ سکتے ہیں:

1. تکلیف پریشانی یا بیماری کی صورت۔
2. امتحان میں کامیابی کے لئے آسانی حاصل کرنا۔
3. اللہ کی نافرمانی ہوئی اور توبہ کا تصور۔
4. والدین یا کسی بزرگ یا قریبی رشتہ دار یا دوست یا پڑوسی کے ساتھ کوئی نامناسب برتاؤ اور اس پر شرمندگی کا احساس۔
5. کسی نے حق مارا گالی دی برا بھلا کہا ہے مذاق اڑایا ہے ایسے موقع پر اللہ کی عدالت میں اپنا مقدمہ رکھنا۔
6. کوئی بڑی مہم درپیش ہے ، کمزوری ہے بے سروسامانی ہے، اللہ سے استعانت طلب کرنا۔
7. گھر میں یا گھر کے باہر کسی مقام پر کوئی خوشی ،کوئی کامیابی ،کوئی انعام حاصل ہوا ہے اللہ کا شکر ادا کرنا۔
8. کسی کی مدد کی، رفاہی سرگرمی انجام دی ، مصیبت یا پریشانی میں کسی کے کام آئے تو اللہ کی دی ہوئی توفیق پر اس کا شکر ادا کرنا۔

یہ اور اس طرح کی مزید صورتیں ہو سکتی ہیں جن سے ہم اپنی اور اپنے بچوں کی نمازوں کی کیفیات منسلک کرسکتے ہیں

یہاں ایک امر کی جانب متوجہ کرنا چاہوں گا کہ جب بھی آپ خود یا اپنے گھر میں بچوں کو نماز میں یہ انداز اختیار کرنے کی تاکید کریں تو کوشش کریں کہ آپ خود یا کوئی بھی جب نماز کی تیاری شروع کرے تو مندرجہ بالا تمام تصورات یا صورتوں کا یکبارگی اطلاق کرنے کے بجائے کوئی بھی ایک پہلو ، صورت یا تصور پر اکتفا کریں اور جب ایک صورت پر متفق ہو جائیں تو نماز کا آغاز کریں اور اسی ایک تصور یا پہلو پر مکمل طور پر توجہ مرکوز کریں۔ زیادہ بہتر ہے کہ اسی ایک صورت کو دن بھر اپنے سامنے مستحضر رکھیں ، نتیجتاً دوسرے خیالات بآسانی جھٹکے جاسکتے ہیں اور مکمل توجہ ایک تصور یا خیال پر ہی مرکوز رہے گی۔۔۔ ان شاءاللہ

یہ کام آج سے شروع کیجیے اور آنے والے دنوں میں واضح فرق ملاحظہ فرمائیے۔

انتصار احمد غوری
ڈائریکٹر پلاننگ اینڈ کورڈینیشن

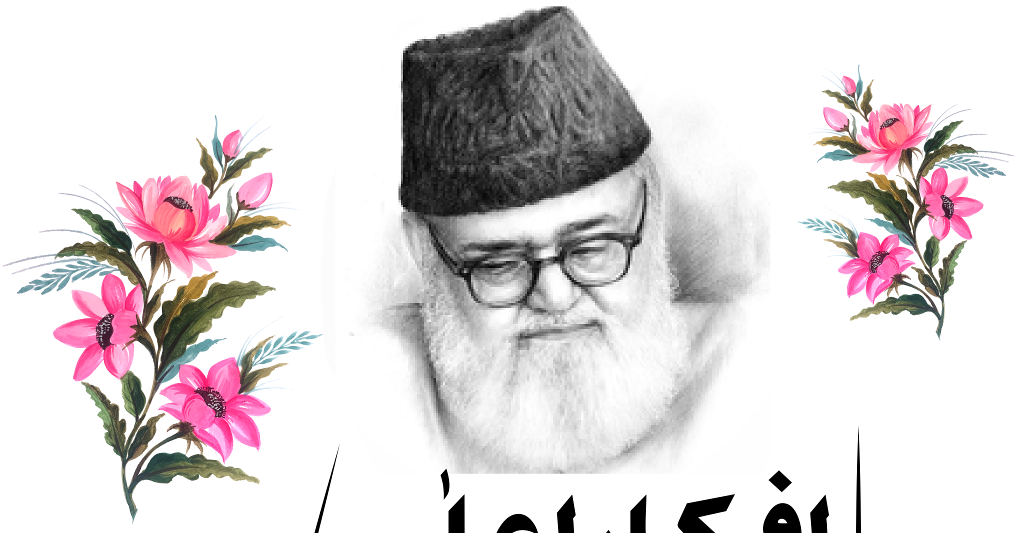

افکارِ اعلیٰ

جسے ہمارے ساتھ اسلام کے راستے پر چلنا ہو اس کے لیے بہترین حکمت یہ ھے کہ اگر راستے میں کسی کانٹے سے اس کا دامن الجھ جائے تو ایک لمحہ ٹھہر کر دامن چھڑانے کی کوشش کرے اور جب وہ چھوٹتا نظر نہ آئے تو اپنا راستہ کھوٹا کرنے کے بجائے دامن کا وہ حصہ پھاڑ کر کانٹے کے حوالے کرے اور آگے روانہ ہو جائے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی

الحدیث

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ہمارے اور کافروں کے درمیان فرق نماز ہے جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔
مسلمان اور کفروشرک کے درمیان فرق نماز ھے۔

صحیح مسلم

اقدار

فرض آپ کو پکار رہا ہے

بے شک آپ پابندی سے نماز پڑھتے ہیں ، روزے رکھتے ہیں ، زکوۃ کا بھی اہتمام کرتے ہیں ، استطاعت ہو توحج کو بھی جاتے ہیں ، آپ اسلامی وضع قطع کے بھی پابند ہیں ، حلال وحرام کی تمیز میں بھی نہایت حساس ہیں۔ آپ تقوی وطہارت کے لوازم کا بھی التزام کرتے ہیں اور نوافل واذکار ، صدقہ و خیرات کا بھی زیادہ سے زیادہ خیال رکھتے ہیں ، اس لیے کہ آپ کو اپنے مسلمان ہونے کا احساس ہے ۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس احساس میں آپ تنہا بھی نہیں ہیں ۔ آپ کی طرح شریعت کے احکام و آداب کی اتباع اور پیروی کرنے والے امت میں ہزاروں نہیں لاکھوں ہیں ۔ اور اگر میں یہ دعوی کروں تو اس کی تردید نہیں کی جا سکتی کہ اپنی عبرت ناک پستی کے باوجود آج بھی مسلمان مذہب کی پیروی اور عبادات سے شغف میں ہر مذہب کے پیروؤں سے آگے ہیں ۔ امت مسلمہ میں لاکھوں افراد اب بھی موجود ہیں جن کی زندگیاں قابل رشک حد تک خداترسی اور فرض شناسی کا نمونہ ہیں ۔ جن کی سیرت اور کردار آئینے کی طرح صاف ہے۔ جن کا تقوی ہر شبہ سے بالا ہے اور جن پر سوسائٹی اعتماد کرتی ہے اور یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی مذہبی گروہ ان کی ٹکر کے انسان پیش کرنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ یہ بھی واقعہ ہے کہ مسلمان تعداد کے اعتبار سے بھی دنیا میں دوسری عظیم اکثریت ہیں ۔ان کے پاس ہر طرح کے وسائل و ذرائع بھی ہیں ۔ان کے پاس کوئلہ بھی ہے ، پٹرول بھی ہے ،لوہا بھی ہے،سونا بھی ہے ، یہ دولت مند بھی ہیں اور دنیا کے کتنے ہی حصوں میں ان کی اپنی حکومتیں بھی ہیں ۔ مگر تلخ سہی یہ بھی حقیقت ہے کہ اس مذہبی تقدس اور دولت و حکومت کے باوجود سب سے زیادہ ذلیل وخوار اور بے وزن یہی مسلمان قوم ہے، نہ ان کی اپنی کوئی رائے ہے ، نہ کوئی منصوبہ، نہ ان کا کوئی وقار ہے اور نہ کوئی اعتبار ، انفرادی حیثیت سے ان میں یقین لاکھوں ایسے ہیں جن پر انسانیت فخر کرسکتی ہے لیکن اجتماعی حیثیت سے دنیا میں ان کا کوئی مقام نہیں ہے ۔

آپ اس امت کے ایک فرد ہیں ۔ آپ کا مستقبل امت کے مستقبل سے وابستہ ہے۔ کیا آپ کو یہ احساس پریشان کرتا ہے کہ امت کو اس ذلت سے نکالا جائے اور اس کو عظمت رفتہ حاصل کرنے کے لیے پھر بے تاب کر دیا جائے ۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ اس بے قدری اور ذلت کی وجہ کیا ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ امت نے اپنا وہ فرض بھلا دیا ہے جس کے لیے اللہ نے اس کو پیدا کیا تھا۔ امت مسلمہ عام امتوں کی طرح کوئی خودروامت نہیں ہے

اللہ کے بندوں تک اللہ کا دین پہنچانے کا کام اب رہتی زندگی تک اس امت کو انجام دینا ہے ۔یہی اس کی زندگی کا مقصد ہے ، اس کی خاطر اللہ نے اسے ایک امت بن کر رہنے کی تاکید کی ہے اور اس فرض کی ادائیگی سے اس کی تقدیر وابستہ ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے: ولتکن منکم اُمۃ یدعون اِلی الخیر (آل عمران 3؍104) تم کو ایک ایسی امت بن کر رہنا چاہیے جو خیر کی طرف لوگوں کو دعوت دے ۔خیر سے مراد ہر وہ نیکی اور بھلائی ہے جس کو نوع انسانی نے ہمیشہ نیکی اور بھلائی سمجھا ہے اور اللہ کی وحی نے بھی اس کو نیکی اور بھلائی قرار دیا ہے ۔ الخیر سے مراد وہ ساری نیکیاں ہیں جن کے مجموعے کا نام دین ہے اور جو ہمیشہ اللہ کے پیغمبر اللہ کے بندوں تک پہنچاتے رہے ہیں ۔امت کا کام یہ ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کو کسی امتیاز کے بغیر اس دین کی دعوت دے اور اسی سوز اور تڑپ کے ساتھ دعوت کا کام کرے ہے جب تک اس کے اندر دھڑ کنے والا دل موجود ہو ،اگر یہ دل دھڑ کنا بند کر دے تو پھر انسانی جسم ، انسانی جسم نہیں ہے مٹی کا ڈھیر ہے ۔اس لیے کہ جسم کو صالح خون پہنچانے والا اور اس کو زندہ رکھنے والا دل ھے۔ ٹھیک یہی حیثیت دعوت دین کی بھی ہے ۔ اگر امت یہ کام سرگرمی سے انجام دے رہی ہے اللہ کے منصوبے اور منشا کے مطابق امت میں صالح عناصر کا اضافہ ہورہا ہے اور غیر صالح عنصر چھوٹ رہا ہے ، نیکیاں پنپ رہی ہیں اور برائیاں دم توڑ رہی ہیں تو امت زندہ ہے اور عظمت وعزت اور وقار وسربلندی اس کی تقدیر ہے لیکن امت اگر اس فرض سے غافل ہو جائے دین حق کے کام کا اسے احساس ہی نہ رھے تو وہ زندگی سے محروم ہے اور مردہ ملت بلاعزت و عظمت کا مقام کیسے پاسکتی ہے۔ اللہ کے نزدیک بھی امت کی تمام تر اہمیت اس وقت ہے جب وہ اس منصب کے تقاضے پورے کرے جس پر اللہ نے اسے سرفراز فرمایا ہے ۔ اگر وہ اس منصب ہی کو فراموش کر دے اور اسے احساس ہی نہ رھے کہ اللہ نے مجھے کس کام کے لیے پیدا کیا ہے تو پھر اللہ کو اس کی کیا پر واہ کہ کون اسے پیروں میں روند رہا ہے اور کون اس کی عزت سے کھیل رہا ہے۔

آپ کے ہاتھ میں بندھی ہوئی یہ قیمتی گھڑی یقینا آپ کی نظر میں ایک نعمت ہے۔ آپ نے اس کو اس لیے اپنے ہاتھ پر جگہ دی ہے کہ یہ آپ کو صحیح وقت بتائے اور آپ اپنے اوقات کو منظم کر کے ٹھیک وقت پر اپنے سارے کام انجام دے سکیں ۔ اگر یہ گھڑی اپنا کام ٹھیک ٹھیک انجام دے تو آپ اسے اپنے ہاتھ کی زینت بنائے رکھتے ہیں ، اہتمام کے ساتھ اس کی حفاظت کرتے ہیں ۔ آپ کو گوارا نہیں ہوتا کہ اس پر پانی کی ایک بوند پڑے، اس کے نازک شیشے کو ذراسی ٹھیس پہنچے یا کسی چیز سے ٹکرائے لیکن گھڑی کی ساری قدرومنزلت اور اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کا یہ اہتمام اسی وقت تک ہے جب تک وہ صحیح وقت بتاتی ہے ۔ اگر وہ بار بار بند ہونے لگے، آدھا گھنٹہ تیز ہو جائے یا ایک گھنٹہ سست چلنے لگے ، آپ بار بار اس سے دھوکہ کھائیں آپ کے پروگرام اس سے متاثر ہونے لگیں ۔ اور وہ مقصد اس سے پورا نہ ہو جس کی خاطر آپ نے اسے اپنے ہاتھ پر جگہ دی تھی تو کیا آپ یہ برداشت کریں گے کہ پھر بھی وہ آپ کے ہاتھ کی زینت بنی رہے اور آپ اسی طرح اس کی حفاظت کرتے رہیں؟ یقینا آپ کا فیصلہ یہ ہوگا کہ یہ گھڑی نہیں چند پرزوں کا مجموعہ ہے اور پیتل کے چند ٹکڑے ہیں ، اس کی مناسب جگہ انسان کا قابل احترام ہاتھ نہیں بلکہ کباڑیے کی دکان ہے اور پھر آپ کو اس کی کیا پر واہ کہ کباڑی اس کو کہاں ڈالتا ہے اور اس کو بے دردی کے ساتھ توڑتا ہے یا کوئی اس کو بھٹی میں گلاتا ہے ۔ آپ کے نزدیک اس کی جو کچھ قدرومنزلت تھی وہ اسی بناء تھی کہ وہ صحیح وقت بتائے ۔ اس لیے کہ بنانے والے نے اسے اس لیے بنایا تھا اور آپ نے ایک بڑی رقم دے کر اسی لیے خریدا تھا۔ اللہ نے امت مسلمہ کواسی لیے پیدا کیا تھا کہ وہ دوسروں تک اللہ کا دین پہنچائے ۔سوسائٹی میں نیکیوں کا پر چار کرے اور برائیوں کو مٹائے ۔ جب تک وہ اپنے اس فرض کو انجام دیتی رہے گی اللہ کی نصرت و حمایت بھی اسے حاصل رہے گی ۔ اللہ اس کا محافظ اور نگہبان بھی ہو گا اور اسے عظمت و وقار کی بلندیوں سے سرفراز بھی فرمائے گا لیکن امت اگر اس فرض سے غافل ہو جائے تو پھر نہ اس کی کثرت تعداد اسے کوئی فائدہ پہنچا سکتی ہے نہ دولت وحکومت اس کے کام آسکتی ہے اور نہ نوافل ، ذکر واذکار کی کثرت سے وہ عظمت رفتہ کو پاسکتی ہے اور نہ یہ انفرادی دینداری اس کو اللہ کے غضب سے

بچا سکتی ہے اگر ہر طرف بگاڑ ہوں اور اللہ کے بندے اللہ کو بھول کر اپنی من مانی کر رہے ہوں اور آپ ان سے بے فکر صرف اپنی فکر میں لگے ہوئے ہوں تو سمجھ لیجئے کہ اللہ کا عذاب بہت قریب ہے اور پھر اس کی پکڑ سے کوئی بچ نہ سکے گا۔ حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اوحی اللہ عزوجل الی جبریل علیہ السلام ان اقلب مدینۃ کذا وکذا فقال یا رت ان فیھم عبدک فلانا لم یعصک طرفہ عین قال فقال اقلبھا علیہ و علیھم فان وجھہ لم یتعمر فی ساعتہ قط (مشکوۃ ، باب الامر بالمعروف بن جابر) ”خدائے بلند و برتر نے جبریل علیہ کو حکم دیا کہ ایسی ایسی بستی کو الٹ دو ، جبریل امیں نے کہا پروردگار ان میں تو تیرا ایک ایسا نیک بندہ ہے جس نے پلک جھپکانے کی حد تک بھی بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے ۔ پروردگار نے کہا ، ہاں جبریل بستی کو اس پر بھی الٹ دو اور دوسروں پر بھی ۔ اس لیے کہ ان بستیوں میں علی الاعلان میری نافرمانی ہوتی رہی اور اس کے ماتھے پر شکن تک نہیں آئی ۔“ یہ حدیث اگر آپ کے اندر کوئی بے تابی پیدا کرے تو اس کی قدر کیجئے اور اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ اس بے تابی میں اور اضافہ کرے ۔ آپ کا فرض آپ کو پکار رہا ہے اور یہی بے تابی آپ کو اپنا فرض ادا کرنے پر آمادہ کر سکتی ہے ----

سکوں مجھ کو نہیں، سرکار بڑھا دیجئے میری بے تابی دل---

ماخوذ: شہادتِ حق

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
UPSS
Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیہ

پندرہ روزہ

15 جون
تا
30 جون
2022ء